www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مقائیس اللغۃ کی خوبی یہ ہے کہ وُہ ایک مادہ کے دو تین بنیادی معنٰی اس طرح پیش کردیتے ہیں کہ ذیلی فرق ازخود سمجھ میں آجاتا ہے۔ مثلاً (ب ی ن) کے تحت اس کے تین بنیادی معنٰی لکھ دیتے ہیں۔ (۱) افتراق (۲) بُعد (۳) وضوح۔ اس سے خود بخود یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ بَانَ کے معنی کسی چیز کا دوسری چیزوں سے الگ اور فاصلہ پر ہو کر واضح ہونا ہے۔ اسی طرح طَلَعَ کے معنی (۱) نمودار ہونا (۲) سامنے آنا۔ نَظَرَ کے معنی (۱) معائنہ (کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھنا) اور (۲) تَاَمَّلَ الشی کسی چیز کی انتظار۔ مہلت) ظُلم کے معنی (۱) کسی چیز کو ناجائز طریقہ سے اس کے اصل مقام کے علاوہ دوسری جگہ رکھنا اور (۲) تاریکی جو روشنی اور نُور کی ضد ہے وغیرہ۔ بتلاتے ہیں۔ اس انداز سے معانی میں بہ تکلف ربط پیدا کرنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی۔ اور معانی بھی واضح تر ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

یہ سب کتابیں بہرحال اپنے اپنے موضوع پر مفید ہیں۔ اور میں نے ان سے بھرپور استفادہ بھی کیا ہے۔ تاہم بہت سے مقامات پھر بھی باقی رہ گئے۔ کیونکہ میرا کام بہت زیادہ دِقتِ نظر اور لغوی تحقیق کا مقتضی تھا۔ لہٰذا دیگر بہت سی کتب لغت، تراجم اور تفاسیر سے بھی استفادہ کرنا پڑا۔

مراجع و مصادر اور علامات

اس کتاب کی تالیف میں مَیں نے حتی الامکان یہ کوشش کی ہے کہ کسی لفظ کے جو معنی بیان کیے جائیں۔ لغت کی کتاب کا حوالہ بھی ساتھ ہی درج کر دیا جائے۔ الّا یہ کہ اس لفظ کے معنی اتنے معروف ہوں کہ حوالہ کی ضرورت ہی نہ ہو۔ مثلاً ذھب کے معنی "جانا"، اور خَرَجَ کے معنی "نکلنا" وغیرہ۔ لغت کی کتابوں کے لیے مخفّف حروف جو میں نے تجویز کیے ہیں۔ ان کی تفصیل نیچے درج ہے۔

آیات کا ترجمہ بھی میں نے اپنی طرف سے پیش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بالعموم تو آیات کا ترجمہ فتح محمد جالندھری صاحب کا اختیار کیا۔ کیونکہ یہ با محاورہ اور سلیس ہے۔ لیکن جہاں اردو محاورہ کی وجہ سے اصل لغوی معنی اوجھل ہوتے نظر آئے وہاں شبیر احمد عثمانیؒ کا ترجمہ پیش کر دیا گیا ہے اور سامنے بریکٹ میں (عثمانیؒ) لکھ دیا گیا ہے۔ اور چند ایک مقامات پر مولانا مودودیؒ کا ترجمہ تفہیم القرآن سے بھی لکھا گیا ہے۔ اس ترتیب کے باوجود کچھ ایسے مواقع بھی پیش آئے جہاں محض لغوی معنٰی سمجھانے کی خاطر مجھے اپنی طرف سے چند الفاظ کا اضافہ کرنا پڑا۔

آیات کے حوالہ جات کے لیے میں نے مرآۃ القرآن جو میرے حقیقی چچا حافظ عبدالحی صاحب کی تصنیف ہے، سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں کہیں کہیں ان کی لغوی تحقیق سے بھی فائدہ اٹھا کر ساتھ حوالہ درج کر دیا ہے۔ مراجع و مصادر اور علامات کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ مفردات امام راغب (عربی اُردو) کے لیے (مف)

۲۔ فقہ اللغۃ، از عبدالمالک بن محمد ثعالبی (عربی۔عربی) کے لیے (ف ل یا فل) اس کے ساتھ صفحہ نمبر بھی درج ہے۔ کیونکہ یہ حروف تہجی کی ترتیب سے مدوّن نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) طَفَا، آگ کا بالکل بجھ جانا۔

۱۹ آگاہ ہونا

کے لیے شَعَرَ، ظَہَرَ، عَثَرَ، عَلِمَ، خَبُرَ کے الفاظ آتے ہیں:

۱۔ شَعَرَ، شَعَر بال کو کہتے ہیں لہٰذا شَعَرَ کے معنی بال کی طرح باریک علم حاصل کرنا ہے (مف) کسی معاملہ کی باریکی اور لطافت کو سمجھ لینا یا حالات و واقعات سے نتیجہ اخذ کرنا اور معاملہ کی تہ تک پہنچ جانے کو شعر کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ۔ — دیکھو تو منافقین بلاشبہ خود مفسد ہیں لیکن انہیں سمجھ نہیں آتی۔

۲۔ ظَہَرَ، اس کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) قُوَّة (۲) عیاں ہونا (م ل) یہاں دوسرے مفہوم سے تعلق ہے جس کی ضد بطن ہے تو ظَہَرَ سے مراد ایسا علم ہے جو بالکل ظاہری حالات و واقعات سے حاصل ہو۔ قرآن میں ہے:

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (۲۴/۳۱) — یا ایسے لڑکوں سے (عورتوں کو پردہ کی ضرورت نہیں) جو ابھی عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوئے ہوں۔

۳۔ عَثَرَ: ایسی بات کی واقفیت جو بغیر ارادہ کے باتوں باتوں میں حاصل ہو جائے (مف) ارشاد باری ہے:

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا۔ (۵/۱۰۷) — پھر اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نے (جھوٹ بول کر) گناہ حاصل کیا ہے۔

۴۔ عَلِمَ، کسی چیز کی حقیقت کے متعلق واقفیت اگر یقین کی حد تک پہنچ جائے تو یہ واقفیت علم کہلائے گی اور اس کی ضد جَہِلَ ہے۔

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ۔ (۲/۱۰۲) — اور وہ جان گئے تھے کہ جو شخص ایسی چیزیں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا۔ اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

۵۔ خَبُرَ، خَبَرَ کسی چیز کی حقیقت و ماہیت سے واقف اور باخبر ہونا اور اس کے دوسرے معنی خبرالشیٔ، کسی چیز کو تجربہ سے جان لینا۔ تجربہ کرنا۔ آزمانا (منجد) ان سے واضح ہے کہ علم کے مقابلہ میں خبر میں واقفیت واضح تر ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۵۹/۱۸) — بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

ماحصل: (۱) شعر، کسی معاملہ کی باریکی اور لطافت کو سمجھنے پر (۲) ظَہَرَ، ظاہری واقعات و حالات سے واقفیت بہم پہنچنے پر (۳) عَثَرَ، باتوں باتوں میں کسی چیز کا پتہ چل جانے پر (۴) عَلِمَ، کسی چیز کی حقیقت کے متعلق یقین حاصل ہونے پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ بچھونا

کے لیے قرآن کریم میں مِہَاد، فِرَاش اور مَضَاجِع کے الفاظ آتے ہیں ؛

۱۔ مِہَاد، مَھَدَ کا معنی بچھانا اور اس میں سامانِ تربیت مہیا کرنا ہے۔ جیسا کہ اوپر تفصیل گزر چکی ہے۔ زمین کو اللہ تعالیٰ نے اس لحاظ سے مِہَاد فرمایا ہے کہ اس میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ ارشاد باری ہے ؛

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا (۷۸/۶) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا ؟

۲۔ فِرَاش، فرش بمعنی بچھانا اور ہموار کرنا۔ الفرش اپنے اصل معنی کے لحاظ سے کپڑا بچھانے کے معنوں میں آتا ہے (مف) تاہم فرش اینٹ پتھر کا فرش لگوانے کے معنوں میں بھی آتا ہے جیسے فَرَشَ الرَّجُلُ کے معنی بچھونا بچھانا بھی ہے اور فرش بنوانا بھی (منجد) اور فِرَاش بچھونا یا بستر کو کہتے ہیں اور کنایۃً فراش میاں بیوی میں سے ہر ایک پر بولا جاتا ہے (مف) جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا اَلۡوَلَدُ لِلۡفِرَاشِ اور لِلۡعَاهِرِ الۡحَجَر (لڑکا خاوند کا ہے اور زانی کے لیے رجم ہے) قرآن کریم نے اس لفظ کو زمین کے معنوں میں بھی استعمال کیا ہے۔ اور بچھونا یعنی بستر کے معنوں میں بھی۔ (ج فُرُش) ارشاد باری ہے ؛

مُتَّكِـِٕيۡنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآٮِٕنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ (۵۵/۵۴) اہلِ جنت ایسے بچھونوں سے تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر اطلس کے ہوں گے۔

۳۔ مَضَاجِع، (مضجع کی جمع ہے) ضَجَعَ بمعنی پہلو یا کروٹ کے بل لیٹنا، سستانا یا آرام کرنا۔ خواہ اونگھ یا نیند آجائے یا نہ آئے۔ نیم خوابی حالت (م۔ق) اور اَضۡجَعَهٗ بمعنی اس نے سلادیا (منجد) اور مضجع بمعنی بستر یا بچھونا جس پر آرام کیا یا سویا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے ؛

تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ خَوۡفًا وَّطَمَعًا (۳۲/۱۶) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف و امید سے پکارتے ہیں۔

ماحصل : (۱) مِہَاد۔ کنایۃً زمین کو کہتے ہیں کہ وہ تمام جانوروں کے سامان تربیت کے علاوہ آرامگاہ یعنی بستر کا کام دیتی ہے۔

(۲) فِرَاش۔ بستر یا بچھونا کے لیے عام مستعمل لفظ ہے۔

(۳) مضجع۔ ہر ایسی چیز جس کے ساتھ انسان ٹیک لگا کر سستا سکے یا سو سکے۔ خواہ چارپائی اور بستر ہو یا کوئی اور چیز۔

بخشنا | اگر کچھ دینے کے معنی ہیں تو "دینا" میں اور اگر گناہ وغیرہ معاف کرنا کے معنی ہیں ہو تو معاف کرنا دیکھیے۔

۲۳۔ بخل کرنا

کے لیے بَخِلَ۔ اَمۡسَكَ۔ اَوۡعٰى۔ اَكۡدٰى۔ اَقۡنٰى۔ ضَنَّ۔ شُحّ اور غَلّ کے الفاظ آئے ہیں ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدرُوحوں خواہ وُہ جن ہوں یا شیطان یا جادوگر قسم کے لوگ ہوں، سے متعلق ہے۔ اور تعویذ بمعنی رقیہ منتر۔ دم جھاڑ بھی (مف) اور وُہ اسماء۔ و آیات بھی جو رفع مرض یا کسی دوسری تکلیف کے دفعیہ کے لیے گلے وغیرہ میں باندھے جاتے ہیں (منجد) اور اِستِعَاذ بمعنی ایسی خبیث رُوحوں کے شر سے پناہ یا حفاظت چاہنا اور اَعَاذَ بمعنی پناہ میں آنا اور چمٹے رہنا ہے (مف) قرآن میں ہے:

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ (۲/۶۷) — موسٰیؑ نے کہا کہ میں خدا کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں نادان بنوں۔

دُوسرے مقام پر فرمایا:

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (۷/۲۰۰) — اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگو۔

ماحصل: (۱) اَجَارَ، دشمن سے پناہ اور حفاظت کے لیے اور (۲) اَعَاذَ: تمام بدرُوحوں کے شر سے پناہ اور حفاظت کے لیے آتا ہے۔

۲۲۔ پُوچھنا

کے لیے سَاَلَ، اِسْتَفْتٰی اور اِسْتَنْبَأَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ سَاَلَ کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) استفسار یعنی کسی بات کا جواب لینے کے لیے پوچھنا (۲) کوئی چیز مانگنا اور جواب میں وُہ چیز چاہنا۔ اس وقت پہلا معنی زیر بحث ہے۔ استفسار کے معنوں میں اس کا استعمال عام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ (۶۷/۸) — جب بھی دوزخ میں کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغے ان سے پُوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا۔

۲۔ اِسْتَفْتَاء، فتوٰی اور فُتْيَا، کسی مشکل مسئلہ کے جواب کو کہتے ہیں (مف) اور اِسْتَفْتَاء بمعنی فتوٰی مانگنا۔ کسی عالم سے کسی مشکل مسئلہ کے بارے میں شرعی حکم پوچھنا۔ کسی مشکل مسئلہ میں مشورہ یا رائے دریافت کرنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ (۴/۱۷۵) — لوگ آپؐ سے کلالہ کے متعلق حکم پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے۔

۳۔ اِسْتِنْبَاء: نَبَأ ایسی خبر کو کہتے ہیں جو اہم بھی ہو اور پوچھنے یا جواب دینے والے سے تعلق بھی رکھتی ہو۔ خواہ کوئی واقعہ ہو چکا ہو یا ہونے والا ہو۔ لفظ نبوّت اور نبی اسی سے مشتق ہے۔ نبی وہ ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ سے بذریعہ وحی ایسی خبریں پا کر لوگوں تک پہنچائے خواہ یہ خبریں زمانہ ماضی سے تعلق رکھتی ہوں یا مابعد الطبیعات اور آنے والے واقعات سے۔ اور استنبا بمعنی خبر دریافت کرنا۔ خبر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (۳۳/۲۲) اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے وعدہ کیا تھا

۱۲۔ معشر: عشر بمعنی دس اور عشیرۃ خاندان کے کل افراد کو کہتے ہیں جو باپ کی طرف سے ہوں۔ گویا اس میں عدد کامل جو دس ہے کا تعلق پایا جاتا ہے (مف) اس لحاظ سے معشر کسی جماعت کے وہ کل افراد ہوتے ہیں جن کا مقصد و مطلوب ایک ہو۔ اور ان میں اختلاط اور موافقت پائی جائے (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا (۵۵/۳۳) اے گروہِ جن وانس! اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل سکو تو نکل جاؤ۔

۱۳۔ ثقلان: ثِقْل بمعنی بوجھ۔ وزن۔ گرانباری۔ اور ثقیل اور ثقال بمعنی بوجھل اور وزنی چیز اور ثقلان دو بڑی بھاری جماعتیں۔ دو بڑی انواع یعنی جنّ اور انسان (منجد۔ ف ل ۱۳۴) ارشادِ باری ہے:

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ (۵۵/۳۱) اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

۱۴۔ اُمّۃ: ہم جنس لوگوں یا جانوروں یا پرندوں کی جماعت۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (۶/۳۸) اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا دو پروں سے اڑنے والا جانور ہے انکی بھی تمہاری ہی طرح جماعتیں ہیں۔

اور جب اس لفظ کا اطلاق انسانوں کے لیے ہو تو اس سے مراد ہم عقیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً (۲/۲۱۳) (پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا۔

اور عرفِ عام میں اُمّۃ ان ہم عقیدہ لوگوں کی جماعت کو کہتے ہیں جسے کوئی نبی یا رسول تشکیل دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ (۳/۱۱۰) (مومنو) جتنی امتیں بھی لوگوں کے لیے پیدا ہوئیں تم ان میں سے بہتر ہو۔

اور اُمّۃ کا لفظ قرآن کریم نے صرف حضرت ابراہیمؑ (فردِ واحد) کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اکیلے اعلائے کلمۃ الحق کے لیے اتنا کام کر دکھایا جتنا کہ ایک امت کام کرتی ہے۔ اور بعض کے نزدیک امۃ بمعنی امام یعنی پیشوا یا راہ ڈالنے والا ہے۔ (جالندھری، عثمانیؒ) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا (۱۶/۱۲۰) بیشک ابراہیمؑ ایک پوری امت تھے۔ خدا کے فرمانبردار اور صرف اسی کے ہو رہے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶ــــ دن اور اسکے اوقات

کے لیے نَہَار، یَوْمٌ، اَلْیَوْمَ اور یَوْمَئِذٍ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ نَہَار: دن (ضد لَیْل بمعنی رات) معروف لفظ ہے۔ طلوعِ آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت۔ دن کو ۱۲ گھڑیوں (یا ۱۲ گھنٹوں) میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ (لیل و نہار کا یکجا ذکر قرآن کریم میں بکثرت آیا ہے)۔

اَلشُّرُوْقُ (اشراق)، بُکُوْرٌ (بکرہ) غُدْوَۃٌ (غدو) ضُحٰی، ھَاجِرَۃ، ظَہِیْرَۃ، رَوَاح، عَصْرٌ قَصْرٌ، صَیْل، عَشِیّ، غُرُوْب (فل ۲۹۲)

۲۔ یَوْمٌ: بمعنی دن۔ غروب آفتاب سے لے کر اگلے دن کے غروب آفتاب تک کا وقت۔ لیل اور نہار کے وقت کا مجموعہ ۲۴ گھنٹے (ج ایام) وقت اور زمانہ کا حساب ایام ہی سے ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعْتُمْ (۲/۱۹۶)	اور جس کو قربانی نہ ملے وُہ تین دن کے روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس ہو۔

اور یَوْم کی یہ مدت انسان کے لیے ہے۔ اور اس کا تصور بھی سورج اور زمین کی پیدائش کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے ورنہ اللہ کے ہاں یَوْم کی مدت ایک طویل دور ہے خواہ یہ دور ہمارے حساب سے لاکھوں سال تک پھیلا ہوا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ (۴۱/۹)	کیا تم اس خدا سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا۔

اسی طرح زمین و آسمان کی پیدائش کے سلسلہ میں جب یَوْم کا ذکر آئے گا تو اس سے مراد ایک طویل دَور ہوتا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا:

وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (۲۲/۴۷)	اور بلاشبہ تمہارے رب کے نزدیک ایک یوم تمہارے حساب کی رُو سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ (۷۰/۴)	جس کی طرف روح الامین اور فرشتے چڑھتے ہیں ایک یوم میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے۔

اسی طرح یوم الدین یعنی جزا و سزا کا دن بھی ایک طویل دور پر منحصر ہوگا جس کی مدت احادیث میں پچاس ہزار سال بیان کی گئی ہے۔

۳۔ اَلْیَوْمَ: بمعنی آج کا دن۔ اور اَلْیَوْمَ کے وقت کی مقدار نَہَار کے مطابق ہوگی یَوْم کے مطابق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ہو۔ اکتا جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ (۲۱/۱۹) — اور جو (فرشتے) اس کے پاس وُہ اس کی عبادت سے نہ تکبر کرتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔

۵۔ بَطَأَ: اَلْبَطُوْءُ بمعنی چلنے میں دیر لگانا اور سستی کرنا اور اِبْطَاءٌ بمعنی سست رفتاری سے متصف ہونا۔ اور بَطَّأَ بمعنی بہت زیادہ سستی کرنا اور دیر لگانا (مف) قرآن میں ہے:

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ (۴/۷۲) — اور تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو (عمدًا) دیر لگاتے ہیں

ماحصل: (۱) کَسَل: بے دلی کی وجہ سے سستی۔ (۲) وَهَنَ: جسمانی یا اخلاقی کمزوری کی وجہ سے سستی۔ (۳) وَنٰی: لاپروائی کی وجہ سے سستی۔ (۴) اِسْتَحْسَرَ: تھکاوٹ کی وجہ سے سستی۔ (۵) بَطَأَ: سست رفتاری یا عادتًا سست ہونا اور پھر دیر لگا دینا۔

۱۹ ——— سفر کرنا

کے لیے سَفَرَ، سَاحَ (سیح) ظَعَنَ، نَفَرَ اور ضَرَبَ فِی الْاَرْضِ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَفَرَ: بمعنی اپنی رہائش گاہ سے دُور نکل جانا (م۔ل) اور بمعنی مسافت طے کرنا۔ یہ لفظ عام ہے۔ خواہ سفر کسی مقصد کے لیے ہو۔ قرآن میں ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ (۴/۴۳) — اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو۔

۲۔ سَاحَ، سَاحَ الْمَاءُ بمعنی پانی کا آوارہ پھرنا اور سَاحَۃ بمعنی فراخ جگہ، سَاحَۃُ الدَّارِ بمعنی گھر کا آنگن۔ گھر سے ملحقہ یا نزدیک فراخ جگہ (مف) اور سَاحَ بمعنی فراخ جگہ میں چلنا پھرنا۔ سیر و سیاحت خواہ یہ محض تفریحی ہو یا کسی دوسری غرض کی بنا پر۔ قرآن میں ہے:

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ (۹/۲) — تو اے مشرکو! تم زمین میں چار مہینے چل پھر لو۔

۳۔ ظَعَنَ: بمعنی کوچ کرنا، ایک جگہ سے کوچ کر کے دوسری جگہ جانا۔ نقل مکانی کرنا (مف م ل) ظعان بمعنی ہودج باندھنے کا رسہ۔ ظُعُوْن بمعنی بار برداری کا اونٹ۔ ظعینہ بمعنی ہودج۔ اور وہ عورت جو اکثر سفر اور ہودج میں رہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ (۱۶/۸۰) — اور اسی نے تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے گھر بنائے جو ہلکے رہتے ہیں تم پر تمہارے سفر کے دن اور تمہاری اقامت کے دن۔

۴۔ نَفَرَ: اَلنَّفِيْرُ دس آدمیوں سے کم کا گروہ۔ لڑائی کی طرف کوچ کرنے والے لوگ۔ اور اَلنَّفِيْرُ الْعَام بمعنی دشمن کے مقابلہ میں عوام کا اُٹھ کھڑا ہونا (منجد) اور نَفَرَ بمعنی کسی مہم یا جنگ پر دشمن کے مقابلہ کے لیے جانا۔ ارشادِ باری ہے:

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا — پھر تم (میدانِ جنگ کی طرف) خواہ چھوٹے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (۱۰۸/۳) بیشک تمہارا دشمن ہی لاولد رہے گا۔

۶۔ بتك: خلیل کے نزدیک بتك سے مراد قطع اذن (کان کاٹنا) ہے (م-ل) اور امام راغب کے نزدیک اس کے معنی جانوروں کے کان چیرنا یا دوسرے اعضاء اور بال وغیرہ کاٹنا ہے۔ (مف) دورِ جاہلیت میں نذر و نیاز کی علامت کے طور پر لوگ ایسے کام کرتے تھے۔ قرآن میں ہے:

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ (۴/۱۱۹) (شیطان کہنے لگا) میں بنی آدم کو ضرور گمراہ کروں گا انہیں سہانے خواب دکھلاؤں گا۔ اور انھیں حکم دوں گا کہ چوپایوں کے کان چیریں۔

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عَضَّ: کسی جاندار کو دانتوں سے کاٹنا (ف-ل، ۱۱) ارشادِ باری ہے:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (۲۵/۲۷) اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا، افسوس! میں نے رسول کے ساتھ اپنی راہ اختیار کی ہوتی۔

۸۔ خَضَدَ: (الشجر) کسی خاردار درخت کے کانٹے کاٹ کر یا توڑ کر اسے صاف کر دینا۔ بے خار بنا دینا (مف منجد) قرآن میں ہے:

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ (۵۶/۲۸) بے خار کی بیریوں میں۔

۹۔ جَذَّ: کے معنی اصل میں کسی سخت چیز کو کاٹ کر یا توڑ کر ریزہ ریزہ کر دینا ہے۔ اور اَلْجِذّ بمعنی کٹی ہوئی شے کا چھوٹا ٹکڑا اور جُذ اذ یا جِذاذ بمعنی کٹا ہوا ٹکڑا۔ سونے کا ڈلا۔ اور اذات بمعنی کٹی ہوئی شے کے باریک ریزے یا ٹکڑے (مف۔ منجد) اور انہی معنوں میں یہ قرآن میں استعمال ہوا ہے۔ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا (۲۱/۵۸) پھر یہ لفظ صرف کاٹنا یا توڑنا کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ قرآن میں ہے:

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ (۱۱/۱۰۸) یہ خدا کی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گی۔

۱۰۔ عَقَرَ: میں گھاؤ زخم لگانے کا مفہوم پایا جاتا ہے (م-ل) الکلب العقور بمعنی کاٹنے والا کتا۔ اور عقر النخلۃ بمعنی کھجور کے درخت کو جڑ سے کاٹ دینا۔ (منجد) قرآن میں ہے:

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا (۹۱/۱۴) تو انہوں نے صالح کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔

ماحصل: (۱) حَصَدَ: پکی ہوئی درانتی سے کاٹنا۔
(۲) صَرَمَ: تیز دھار آلہ سے پھلوں کے گچھے کاٹنا۔
(۳) قَطَعَ: کسی بھی چیز کو کاٹ کر جدا کر دینا۔
(۴) قَطَّعَ: کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔
(۵) بتر: جانور کی دم کاٹنا مقطوع النسل ہونا۔
(۶) بتک: کان وغیرہ کاٹنا یا چیرنا۔
(۷) عضّ: دانتوں سے کاٹنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیار و محبت شفقت ۔ اور وَدُوْد بمعنی بہت محبت کرنے والا ۔ اور وُدّ پیار و محبت کے معنوں میں آتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے :

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (۱۹/۹۶) — اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اللہ اُن کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا۔

دوسرے مقام پر ہے :

اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ (۱۱/۹۰) — بے شک میرا پروردگار رحم کرنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔

گویا وَدّ کا لفظ جب محبت کرنا کے معنوں میں آئے تو یہ حَبّ سے ابلغ ہوتا ہے (مف)

۳۔ اَلَّفَ : بمعنی کسی چیز کے منتشر اجزاء کو جوڑنا ۔ اسی سے لفظ تالیف ہے یعنی ہم آہنگی پیدا کرنا اور اُلْفَت بمعنی ایسی محبت جو ہم آہنگی کی وجہ سے ہو (مف) ارشادِ باری ہے :

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ (۸/۶۳) — اگر تم (اے پیغمبرؐ) دُنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان (مسلمانوں) کے دلوں میں محبت پیدا نہ کر سکتے۔

۴۔ شَغَفَ : شَغَفَةُ الْقَلْبِ بمعنی دل کا اندرونی حصہ (مف) اور بمعنی دل کا غلاف (م ۔ ل) اور شَغَفَ بمعنی اس کے دل کے پردہ پر چوٹ لگائی ۔ اور شَغَفَ حُبًّا بمعنی ایسی محبت جو دل کے اندرونی حصہ تک سرایت کر چکی ہو (مف) (ف ل ۱۶۸) محبت میں دیوانہ ہونا (م ۔ ق) قرآن میں ہے :

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا (۱۲/۳۰) — اس (یوسفؑ) کی محبت اس (عورت) کے دل میں گھر کر گئی تھی ۔

۵۔ عُرُبًا : عَرُوْب کی جمع ہے ۔ اور عَرُوْب کے معنی اپنے خاوند سے محبت کرنے والی عورت (ف ل ۱۴۶) اور بمعنی بہت ہنسنے ہنسانے والی خوش ذوق عورت (م ۔ ل منجد) قرآن میں ہے :

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا (۵۶/۳۷) — پھر ہم نے ان (حوروں) کو کنواریاں بنایا ۔ شوہر سے پیار کرنے والیاں اور ہم عمر ۔

ماحصل :
(۱) حُبّ ، کسی چیز کا ارادہ کرنا اور چاہنا ۔
(۲) وَدّ : حب سے ابلغ ہے زیادہ محبت کرنا ۔ پیار کرنا ۔
(۳) اَلَّفَ ، ہم آہنگی کی بناء پر پیدا شدہ محبت ۔
(۴) شَغَفَ حُبًّا : عشقیہ محبت ۔
(۵) عَرُوْب : خاوند سے پیار کرنے والی عورت ۔

محتاج اور محتاجی کے لیے دیکھیے "تنگ دستی"

۱۳ ــــــ محل

کے لیے قَصْر اور صَرْح کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں ۔

۱۔ قَصْر : قیاصرِ روم کی اقامت گاہ کو قصر کہا جاتا تھا ۔ پھر اس لفظ کا اطلاق ہر بلند و بالا اور عالیشان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِسَانَہٗ بمعنی زبان میں بولتے وقت اس طرح پیچ ڈالنا کہ مطلب کچھ کا کچھ بن جائے (مف) اور لَوّٰی بمعنی کسی چیز کو موڑنا اور مروڑنا۔ موڑ دینا۔ سب معنوں میں آتا ہے۔ اور لَوّٰی رَأسَہٗ سر کو یوں حرکت دینا جیسے مخاطب کی بات ناقابلِ قبول ہو۔ سر مٹکانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ (۶۳/۵) — اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لیے مغفرت مانگیں تو سر کو ہلا دیتے ہیں۔

۵۔ نَغَضَ: بمعنی کانپنا۔ ہلنا۔ بے قرار ہونا اور نَغَضَ رَأسَہٗ بمعنی سر کو تعجب یا مسخری یا پھبکی کی وجہ سے مٹکانا۔ جھٹکا دینا (مف۔ منجد) اور نَغِض بمعنی چلتے وقت کانپنے والا۔ سر کو ہلانے والا (منجد) اور بمعنی سر کو ہلانا (ف۔ل ۱۷۲) اور الانغاض بمعنی سر کو حرکت دینا (م۔ل) ارشاد باری ہے:

فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا (۱۷/۵۱) — تو (تعجب سے) تمہارے آگے سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا؟ کہہ دو امید ہے کہ جلد ہوگا۔

ماحصل: (۱) حَرَّكَ۔ حرکت دینا۔ ہلانا۔ استعمال عام ہے۔

(۲) هَزَّ۔ کسی بڑی یا بھاری چیز کو جھٹکا دے کر ہلانا۔

(۳) هَشَّ۔ کسی ہلکی یا نرم چیز کو جھٹکا دے کر ہلانا۔

(۴) لَوّٰی۔ کسی چیز میں موڑ ڈالنا۔ جھٹکنا۔

(۵) نَغَضَ۔ سر کو تعجب، مسخری یا پھبکی کی وجہ سے ہلانا۔ یہ لفظ سر کو ہلانے کے لیے خاص ہے۔

۱۰۔ ہم آہنگی ۔ ہونا

کے لیے قَرِيْن، اَتْرَاب، سَمِيّ، كُفُوٌ، صِنْوٌ اور ضَاهٰی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ قَرِيْن: قرن (ج قرون) بمعنی زمانہ۔ دَور (تفصیل "زمانہ" میں دیکھیے) اس لحاظ سے قرین کا معنی ہم عمر کیا جاتا ہے۔ اور قَرَن بمعنی وہ ایک رسی جس سے دو اونٹوں کو باندھ دیتے ہیں۔ قَرَنَ الثَّوْرَيْن بمعنی دو بیلوں کو پنجالی میں جوتنا۔ اس لحاظ سے قرین کا معنی ہم نشین کیا جاتا ہے۔ ایسا ساتھی جو ہم نوالہ و ہم پیالہ ہو (ج قرناء) اور اس کا استعمال اکثر بُرے مفہوم میں ہی ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (۴/۳۸) — اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو (اس میں کچھ شک نہیں کہ) وہ بُرا ساتھی ہے۔

۲۔ اَتْرَاب: تُرَاب بمعنی خاک۔ مٹی۔ اور تَرِبَ بمعنی خاک آلود ہونا بھی اور محتاج و مفلس ہونا بھی۔ اور اَتْرَبَ بمعنی مالدار ہونا بھی۔ اور تندرست ہونا بھی (لغت اضداد) (منجد) اور تَادَبَ بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکر ینکر۔ نکارۃ مشکل ہونا۔ دشوار ہونا۔ ناگوار ہونا (۵۴/۹)

۸۸۔ نَهَرَ۔ يَنْهَرُ۔ نَهْرًا۔ پانی کا بہہ کر اپنے لیے نہر بنا لینا (۲/۲۴۹)

نَهَرَ۔ يَنْهَرُ۔ نَهْرًا (سائل کو) جھڑکنا (۹۳/۱۰)

۸۹۔ نَهَى۔ يَنْهُوْا۔ نَهْوًا و نَهْيًا۔ روکنا۔ منع کرنا (۷۹/۴۰)

نَهُوَ۔ يَنْهُوْا۔ نَهَاوَةً۔ بہت ذہین ہونا۔ کامل العقل ہونا (۲۰/۵۴)

۹۰۔ هَجَرَ۔ يَهْجُرُ۔ هَجْرًا و هِجْرَانًا۔ قطع تعلق کرنا۔ چھوڑنا۔ ترک وطن کرنا (۷۳/۱۰)

هجرا۔ هجيرا۔ خواب یا مرض میں بڑبڑانا۔ بک بک کرنا (۳۵/۳۰)

۹۱۔ هانَ۔ يهون۔ هَوْنًا۔ آسان ہونا۔ نرم ہونا (۳۰/۳۷)

هُوْنًا و هَوَانًا و مهانَةً۔ ذلیل و خوار ہونا۔ حقیر و مسکین ہونا (۶/۹۳)

۹۲۔ هَوَى۔ يَهْوِي۔ هَوِيًّا و هُوِيًّا۔ نیچے گرنا اور چڑھنا (اضداد) (۵۳/۹)

هَوِيَ۔ يَهْوَى۔ هَوًى۔ چاہنا۔ پسند کرنا۔ بھانا۔ محبت کرنا (۲/۸۷)

۹۳۔ وَسِعَ۔ يَسَعُ۔ سَعَةً } گنجائش۔ جگہ کا وسیع و کشادہ ہونا۔ سمائی ہونا (۲/۲۵۵)

وَسُعَ۔ يَوْسُعُ۔ سَعَةً }

وَسَّعَ۔ يُوَسِّعُ۔ وَسْعًا (اللہ تعالیٰ کا کسی کو) مالدار اور غنی بنانا (۲/۲۳۹)

۹۴۔ وَعَدَ۔ يَعِدُ۔ وَعْدًا۔ وَعِدَةً و مَوَاعِدًا۔ وعدہ کرنا (۱۴/۲۲)

وعيدا۔ دھمکی دینا۔ ڈرانا (۷/۸۶)

۹۵۔ ولى، وَلِيَ يَلِي وَلْيًا۔ نزدیک ہونا۔ متصل ہونا (۹/۱۲۴)

وَلَايَةً: متصرف ہونا۔ حاکم مقرر ہونا (۶/۱۲۹)

۹۶۔ يَمَنَ۔ يَيْمَنُ۔ يَمْنًا۔ سیدھی جانب سے آنا (۳۴/۱۵)

يُمْنًا۔ بابرکت ہونا۔ (۵۶/۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ